© rasailojaraid.com

نظرات

۲۷ سال تک جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے مقید رہنے کے بعد بالآخر جنوبی افریقہ کی سیاہ فام آبادی کے رہنما مسٹر نیلسن منڈیلا رہا ہو ہی گئے۔ ان کی رہائی کے لئے لگاتار کوششیں کی گئیں، عالمی پیمانہ پر ان کے لئے ہمدردی لہر پیدا ہوئی لیکن اس کے باوجود جنوبی افریقہ کی گوری آبادی کی اقلیتی سرکار طاقت کے زعم میں متواتر اسے نظرانداز کرتی رہی اور جب انسانی سوچ بدلی اور بیسویں صدی کے آخری دہے میں سوویت روس کی کمیونسٹ حکومت نے اپنے ملک میں پڑے دبیز پردوں کو عصری حالات کے تقاضے کے دباؤ میں ڈھیلا کیا اور اپنے یہاں عجیب وغریب رائج نظام میں گورباچیف کی رہنمائی میں حیرت انگیز انقلابی تبدیلیاں رونما کیں تو پھر یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ انسان، انسان میں تفریق کے حامی اپنے فرسودہ و غیر انسانی مقصد و نصب العین کو برقرار رکھیں۔ قدرت کے رنگ روپ کو اپنے وحشیانہ خیالات کے زیر اثر تفریق میں بدل کر اس دور میں بھی اپنے کو انسان کہلاتے میں کوئی جھجھک نہ محسوس کریں۔

نیلسن منڈیلا کی شخصیت کو سمجھنے میں ہندوستانیوں کو کوئی زیادہ دقت نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ ہندوستان بھی انسان انسان کے درمیان میں بھید بھاؤ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چھوا چھات کی لعنت میں مبتلا رہ چکا ہے۔ اور جو کبھی دوسرے رہنماؤں کی کوشش سے بھی ختم ہونے کو نہ ہوئی۔ تو پھر موہن چند کرم چند گاندھی کی صورت میں ایک ایسا رہنما ابھرا جس نے اس لعنت کو ہندوستانیوں کے بیچ سے ڈھکنے میں اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ جس کے لئے اسے اپنی قوم کے غصہ کا بھی شکار ہونا پڑا۔ لیکن پھر بھی وہ اپنے مقصد میں بڑی حد تک مکمل نہیں، کیونکہ ابھی یہ لعنت کسی نہ کسی صورت میں تھوڑی بہت برقرار ہے (کامیاب بھی ہوا۔ موہن چند کرم چند گاندھی اور نیلسن منڈیلا میں اس حد تک تو مماثلت ہے، لیکن فرق ہے تو یہ کہ موہن چند کرم چند گاندھی اس قوم میں ہی پیدا ہوئے تھے جو خود انسان، انسان کی تفریق کی لعنت کا شکار تھی۔ اور اس نے اپنی ہی قوم کے خلاف آوازِ حق بلند کی مگر نیلسن منڈیلا اس قوم کا ایک فرد ہے جو بذات خود انسانی تفریق کی لعنت کے ظلم و ستم کا شکار ہے، اور اس نے اپنی قوم کو دوسری قوم کے اس ناروا سلوک سے نجات دلانے کا بیڑا اٹھایا۔

نسل پرست حکومت افریقی عوام پر جو ظلم و ستم ڈھایا کرتی تھی اس کا مقابلہ کرنے کی غرض سے افریقی نیشنل کانگریس کی عسکری شاخ قائم کی گئی تھی جو ہتھیار بند جدوجہد پر مشتمل تھی اور اینٹ کا جواب پتھر سے دکھایا کرتی تھی۔ قدرتاً یہ سلسلہ زور دار رہا۔ نیلسن منڈیلا جیل میں بند رہے ان کی پہلی [illegible] ہوتی [illegible] جاری رہی، وہ اپنی جوانی [illegible] کی عمر جو انتہائی [illegible] ہے۔ [illegible] کے بعد بڑھاپے کی عمر کی شروعات ہوتی ہے [illegible] دور میں جیل میں بند کئے گئے اور جب رہا ہوئے تو ان کی جوانی کا دور ختم ہوا اور بڑھاپے کا دور شروع ہوئے جیل ہی میں [illegible] بیت چکی تھی۔ ۲۷ سال کی مسلسل قید ایک انسان کو صرف اس جرم میں ملے کہ وہ قدرت کی طرف سے دیئے ہوئے انسانی حقوق کے حصول کے لئے کوشاں تھا۔ یہ بدترین قسم کا وحشیانہ فعل انسانیت کے نام پر دھبہ [illegible] غنیمت ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کے صدر [illegible] ڈی کلارک کو، دیر سے سہی ہوش آیا اور انہوں نے انسانیت کے ماتھے پر [illegible] کی طرف سے لگائے گئے داغ دھبوں کو دھونے کی کوشش کرکے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زکوٰۃ کے مستحق کون ہیں؟

کیا زکوٰۃ علمی و اشاعتی اداروں کو دی جا سکتی ہے؟

غلطیہائے مضامین

مولانا محمد شہاب الدین ندوی، جنرل سکریٹری فرقانیہ اکیڈمی بنگلور

(۲)

ایک خود ساختہ اجماع

معترض کے تمام مزعومات یا دعووں کی بنیاد اس غلط مفروضے پر قائم ہے کہ:

"غزوہ و حج کے علاوہ دوسرے نیک کاموں کا فی سبیل اللہ میں شامل نہ ہونا قرونِ اولیٰ میں اجماعی (یعنی متفقہ مسلک) رہا۔"[16]

بریکٹ کا تشریحی اضافہ راقم سطور کی جانب سے ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ فقہاء کے ایک صریح اختلاف کو ایک "اجماع" بنا کر پیش کرنا ایک غلط مفروضہ اور مغالطہ آرائی ہے۔ ظاہر ہے کہ بعض فقہاء (امام ابو یوسفؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ) اس سے جہاد مراد لیتے ہیں، تو بعض فقہاء (امام محمدؒ، امام حسن بصریؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحٰق بن راہویہؒ) اس سے حج مراد لیتے ہیں۔ تو اب یہاں اجماع کا ثبوت کہاں سے نکل آیا؟ ظاہر ہے کہ یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے نہ کہ اجماعی۔ ورنہ یہ

---

۱۶ :- ماہنامہ الفرقان، لکھنؤ، بابت اپریل ۱۹۸۸ء، ص ۲۶

© rasailojaraid.com